علم الکلام اور منطق کو عقیدے کی تعلیم کے خاطر استعمال کرنا

فضیلۃ الشیخ محمد ناصرالدین البانی رحمہ اللہ المتوفی سن 1420ھ

(محدث دیارِ شام)

ترجمہ: طارق بن علی بروہی

مصدر: □ل□لة الهدى والنور کی□ٹ: 310۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: ان کا یہ دعویٰ ہے کہ انسان پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کی معرفت سب سے پہلے عقل سے حاصل کرے اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ علم الکلام و منطق عقیدے کی تعلیم دینے کا بہترین ذریعہ ہے؟

الشیخ: اولاً: آپ کے اس دعویٰ کی قرآن وسنت سے دلیل درکار ہے:

﴿قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴾ (البقرۃ: 111)

(کہو کہ تم اپنی دلیل لاؤ اگر تم واقعی سچے ہو)

اور یہ ان کے لئے ناممکن ہے۔

ثانیاً: بلاشبہ ہر شخص کی عقل دوسرے سے یکسر مختلف ہے، مثلاً: یہود کی عقل نصاریٰ کی عقل سے مختلف ہے، اسی طرح یہود و نصاریٰ کی عقل مسلمانوں کی عقل سے مختلف ہے۔ خود مسلمانوں میں نیک مسلمان کی ایک گنہگار مسلمان سے عقل مختلف ہے یہاں تک کہ ایک مسلمان عالم اور ایک جاہل مسلمان کی عقل میں بھی بہت تفاوت ہے، اور اسی طرح کی لامتناہی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ چناچہ وہ کون سی عقل ہے کہ جس کے ذریعے ہم اپنے رب کی معرفت حاصل کریں؟ اس قسم کا کلام کسی سمجھدار انسان سے متوقع نہیں۔

ثالثاً: اگر عقل ہی اللہ تعالی کی معرفت حاصل کرنے کے لئے کافی تھی تو پھر اتنا اختلاف کیوں ہے؟ اور اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث کرنا اور کتابیں نازل کرنا یہ سب بیکار و بے مقصد تھا۔ سبحان اللہ! اللہ تعالی اس سے پاک و منزہ ہے (کہ ایسے عبس کام کرے)

﴿سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ﴾

اور اسی طرح مندرجہ ذیل آیت بھی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے:

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيۡنَ حَتّٰى نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا﴾(الاسراء:15)

(اور ہم اس وقت تک عذاب دینے والے نہیں جب تک (اتمام حجت کے لئے) رسول نہ بھیج دیں)

اب اگر عقل ہی اللہ تعالی کی معرفت حاصل کرنے کا معیار ہے تو اس میں ایک عظیم اختلاف پایا جاتا ہے، پھر وہ کیا معیار و کسوٹی ہے کہ جس کے باعث ہم ایک عقل کو دوسری عقل پر ترجیح دیں الا یہ کہ قرآن وسنت کی جانب رجوع کیا جائے۔

رابعاً: اگر عقل انسانی ایک دوسرے سے مختلف ہے اور ہمارے پاس ایسا کوئی پیمانہ نہیں کہ جس کے ذریعہ ہم ایک عقل کو دوسری عقل پر فوقیت دیں سکے تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالی نے انسانیت کو اس اختلاف سے نجات دینے کے لئے کتاب نازل فرمائی۔ اللہ تعالی اپنی کتاب کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ‌ؕ وَلَوۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَيۡرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوۡا فِيۡهِ اخۡتِلَافًا كَثِيۡرًا﴾(النساء:82)

(کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے اگر یہ کسی غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ یقیناً اس میں بہت اختلاف وتضاد پاتے)

ہمیں جو ان بہت سے تضادات کا سامنا ہے تو اس کا سبب صرف یہی ہے کہ ہم عقل کی جانب رجوع کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالی نے تو ہماری یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ:

﴿فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ... ﴾(النساء:59)

(پس اگر تم کسی بات میں اختلاف کر بیٹھو تو اسے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف پھیر دو ...)

پس عقل کی طرف رجوع کرنا ایک ایسی چیز کی طرف رجوع کرنا ہے جو کہ غیر یقینی ہے اور ایک سے دوسرے شخص کے درمیان کم زیادہ ہوتی ہے۔ اہل الکلام و منطق باز لوگوں کی گمراہی کی اور کوئی وجہ نہ تھی سوائے اس کے کہ انہوں نے اپنے رب کی کتاب سے اور اپنے نبی ﷺ کی سنت سے غفلت برتتے ہوئے اپنی عقل کو شریعت پر حاکم و فیصل بنایا۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.comاور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتویٰ دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔